41702 ـ حج كى ادائيگى فورى طور پر واجب ہے

سوال

كيا استطاعت ركھنے كے باوجود كسى شخص كے ليے كئى برس تك فرضى حج كو مؤخر كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

جو شخص حج كى استطاعت ركھتا ہو اور حج كے فرضى ہونے كى تمام شروط متوفر ہوں تو اس پر فورا حج فرض ہو جاتا ہے اس ليے اس كى ادائيگى ميں تاخير كرنى جائز نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى اپنى مايہ ناز كتاب " المغنى " ميں كہتے ہيں:

" جس پر حج واجب ہو چكا ہو اور وہ اس كے ليے حج كرنا ممكن بھى ہو تو اس پر حج كى فورى ادائيگى واجب ہو گى، اور اس كے ليے حج كى ادائيگى ميں تاخير كرنى جائز نہيں، امام ابو حنيفہ اور امام مالك رحمہما اللہ تعالى كا قول يہى ہے.

كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ تعالى نے حج فرض كيا ہے جو وہاں تك پہنچنے كى استطاعت ركھے، اور جو كوئى كفر كرے تو اللہ تعالى (اس سے) بلكہ سارے جہان والوں سے بے پرواہ ہے آل عمران (97).

امر فورا پر دلالت كرتا ہے، اور حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان مروى ہے:

" جو حج كرنا چاہتا ہے وہ جلدى كرے "

مسند احمد، ابو داود، اور ابن ماجہ نے اسے روايت كيا ہے، اور مسند احمد اور ابن ماجہ كى روايت ميں ہے كہ:

" ہو سكتا ہے مريض بيمار ہو جائے، اور سوارى گم ہو جائے اور كوئى ضرورت پيش آجائے "

علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اس حديث كو حسن قرار ديا ہے. انتہى كچھ كمى و بيشى كے ساتھ.

امر فورا پر دلالت کرتا ہے کا معنی یہ ہے کہ:

مکلف پر واجب ہے کہ اسے جس کام کا حکم دیا جارہا ہے جیسے ہی اس کا کرنا ممکن ہو اسے فوری طور پر سرانجام دے، اور اس میں بغیر کسی عذر کے تاخیر کرنی جائز نہیں ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا حج فوری طور پر واجب ہوتا ہے یا کہ اس میں تاخیر ہو سکتی ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" صحیح یہی ہے کہ حج فوری طور پر واجب ہوتا ہے، اور جو انسان بیت اللہ کا حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اس کے لیے تاخیر کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح باقی شرعی واجبات میں بھی جب اس میں کسی وقت یا سبب کی قید نہ لگائی گئی ہو تو وہ فوری طور پر واجب ہوتے ہیں" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (21 / 13).

واللہ اعلم .